مدارج النبوۃ کے روحانی پہلو۔ایک تحقیقی مطالعہ

Spiritual Aspects of Madarj-un-Nabuwwat.A Research Study

* ڈاکٹر سائرہ عبد القدوس: اسسٹنٹ پروفیسر، سی بی ڈگری کالج، لاہور کینٹ

**ڈاکٹر مفتی محمد صاحبداد سکندری: اسسٹنٹ پروفیسر انسٹیٹیوٹ آف لینگویجز، جامعہ سندھ، جام شورو

***ڈاکٹر محمد سرور: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سوشل سائنسز، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

ABSTRACT

Spiritual define having a relationship based on a profound level of mental or emotional communion, defining Islamic spirituality. When turning to Islamic spirituality, we can use two Arabic words that denote the focus of the activity, firstly, the heart secondly ego. A popular term for describing the science of Islamic spirituality is tasawwuf, whose accepted English translation is Sufism. Sheikh Abdul HaqMuhaddithDehlawi was an Islamic scholar. He was born in Delhi, hence the suffix Dehlavi to his name. He wrote many books in Arabic and Persian, who won favour both Mughal Emperors, Jahangir and Shah Jahan and became a respected scholar of time in islam. He has written 60 books the most famous Ash'attulMa'aat (Commentary on Mishkat Shareef); Persian Madarj-un-Nabuwwat (Comprehensive Seerat; Persian) we will describe here spiritual steps of Madarij-un-Nabuwwat.

Keywords: *Sheikh Abdul HaqMuhaddithDehlawi, Islamic scholar, Jahangir, Shah Jahan, Madarj-un-Nabuwwat.*

سولھویں صدی میں برصغیر پاک وہند میں دنیاپرستی کا غلبہ رائج تھا جس نے عزم وراستی کی روح کو مردہ کردیا تھا مذہب "کرمک شب" کی صورت ہو چکا تھا، شریعت وسنت سے بے اعتنائی بڑھ رہی تھی اور علماء حرص وہوس میں کے مبتلا تھے لوگوں کا قرآن وحدیث سے رابطہ ٹوٹ چکا تھا ایسے میں شیخ عبد الحق نے نور کی شمع کو منور کیا جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ شیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ ترک دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے مشہور اور معروف عالم تھے۔[1] آپؒ کثیر التصانیف ادیب اور منفرد شاعر ہیں آپؒ اپنے وقت کے عظیم

[1] الحسنی، عبدالحی، نزہۃ الخواطر وبھجۃ المسامع (حیدرآباد دکن، ۱۹۵۵)، ۲۱۹/۵

Hasni,Abdulhayy Nuzhat ul khawatir(Haidarabad Dakan,1955),5/219

محدث، فقیہ، مورخ، سیرت نگار، نحوی، فاضل، فلسفی، ناقد اور بلند پایہ صوفی ہیں،[1] ان گنت کتب میں آپ کا تذکرہ آپ کے مختلف شخصی پہلوؤں کے لحاظ سے بصد احترام ملتا ہے۔[2] آپؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ساٹھ ہے[3] جو تفسیر، تجوید، حدیث، عقائد، فقہ، تصوف، اخلاق، اعمال، فلسفہ و منطق، تاریخ، نحو کے موضوعات پر تحریر کی گئی ہیں۔ جبکہ ساٹھ کے قریب مکاتیب ورسائل بھی آپ سے جڑے ہیں جو مختلف موضوعات پر لکھے گئے ہیں۔[4] شیخ عبدالحق محدث دہلوی دہلی میں پیدا ہوئے ان کی تعلیم تربیت میں ان کے والد محترم شیخ سیف الدینؒ نے خاص توجہ دی تھی شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو اپنے والد کا فقر، زہد اور تقوی ورثے میں ملا انہوں نے شیخ عبدالحق کی ذہنی و قلبی نشوونما پر خاص توجہ دی ان کی ابتدائی تعلیم کا سلسلہ خود گھر میں شروع کیا۔ جلد انہوں نے تعلیم مکمل کر لی اپنے حصول علم کے ذوق کے بارے میں خود لکھتے ہیں۔

در تحصیل علوم یک سر عتی و عبوری دست داد کہ مشابہ طث زمان و مکان کہ میگونید باشد از مختصرات نحو مثل کافیہ ولب وارشاد شاید کہ در بعضی اوقات یکیک جزو بلکہ بیشتر طی می نمودم بلکہ بسبب حرص و شوق کہ برا تمام تحصیل و فراغ داشتم چنان بودم کہ اگر جزوی ازین مختصرات مصحح و محشیٰ بدست می افتاد بگزرانیدن آن پیش استاد نمی پرداختم وبہ مجملی از مطالعہ کہ دران اوان بنظر در حواشی دست می داد اکتفا کردہ بجزو دیگر می انداختم واگر مجشی آسان پیش آمدی یادر کتاب سابق آن حکایت و مضمون معلوم شدہ بودی طبیعت کفایت پیشہ بکفر واندیشہ آن دست نفر سودی۔ مطمع نظر تحصیل علم بود۔[5]

"کم مدت میں زیادہ سے زیادہ علوم حاصل کئے اور طویل مدت حصول علم میں صرف ہوئی۔ علوم نحو میں قافیہ، لب الالباب اور ارشاد وغیرہ کے بعض اوقات ایک نشست میں سولہ سولہ صفحے پڑھ جاتا ہے اور شوق کا یہ حال تھا کہ جب کوئی کتاب حاشیہ والی مل جاتی تو اسے استاد نہ پڑھتا بلکہ اکثر اوقات اسے خود ہی پڑھ کر سمجھ لیتا ہاں اگر

---

[1] لاہوری، مفتی غلام سرور، حدیقۃ الاولیاء (اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور، بار دوم)، ص: ۱۳۹
Lahori,Mufti Ghulam Sarwar,Hadat ul Aulia(Islamic Book Foundation,Lahore,),P:139

[2] بھٹی، محمد اسحاق، فقہائے ہند (ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۷ء)، ۲۰۶/۴
Bhatti,Muhammad Ishaq,Fuqhaye Hind(Idara Saqafat e Islamia,Lahore,1977),4/206

[3] نظامی، خلیق احمد، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی (ندوۃ المصنفین، دہلی، ۱۹۵۳ء)، ص: ۲۴۵
Nizami,Khaliq Ahmad,Hayat e Sheikh Abdulhaq Muhadas Dehlvi(Nadvat ul Musanifeen,Dehli,1953),P:245

[4] ڈاکٹر زبید احمد، عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ (ترجمہ) شاہد رزاقی (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۹۱ء)، ص: ۲۸۴
Dr.Zubaid Ahmad,Arabic Adbiat mein pak o Hind ka Hissa(Idara Saqafat e Islamia,Lahore,1991),P:284

[5] دہلوی، شیخ عبدالحق، اخبار الاخیار (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، س۔ن)، ص: ۳۲۱
Dehlvi,Sheikh Abdulhaq,Akhbar ul Akhyar(Maktaba Noria Rizvia,Sakhar),P:321

مشکل باب ہوتا تو اسے لازماً استاد کے روبرو پڑھ کر سمجھتا تھا۔ یہ علم اللہ کو ہے کہ میں نے اپنے ابتدائی زمانہ طالب علمی میں کیا پڑھا اور کیا سمجھا البتہ اتنا یاد ہے کہ کتاب کی اصل عبارت اس کے حاشیہ کے ذریعے بخوبی سمجھ لیا کرتا تھا جو کتاب ہاتھ آتی اس کے اول و آخر کا لحاظ کیے بغیر اسے شروع سے آخر تک پڑھ لیا کرتا تھا۔ مطالعہ کو وقت کا تقاضا اور لازم سمجھتا تھا کیونکہ علم حاصل کرنا میرا نصب العین تھا۔"

اس کے بعد باپ نے حکم دیا کہ سید موسیٰ گیلانی کے حلقہ مریدین میں شامل ہو جاؤ سعادت مند فرزند نے اس حکم کی تعمیل بھی بسر و چشم کی۔ حضرت سید موسیٰ گیلانی قادریہ سلسلہ کے معروف بزرگ تھے موسیٰ گیلانی کی صحبت میں بڑی کشش تھی جو ان کے پاس پہنچ جاتا تھا ان کا ہی ہو جاتا تھا۔ شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ وہ اس حدیث کے مصداق تھے۔

کانت فی عینی موسیٰ ملاحة من راه أحبه۔[1]

"موسیٰ کی آنکھوں میں نمکینی تھی جو ان کو دیکھتا تھا ان سے محبت کرتا تھا۔"

۱۰۰۰ھ میں شیخ عبدالحق نے دہلی میں سلسلہ ارشاد تدریس شروع کیا، کہا جاتا ہے کہ آپ کا قائم کردہ مدرسہ شمالی ہند میں پہلا دینی مدرسہ تھا۔[2] آپؒ کے ہم عصر علماء میں حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانی رحمة علیہ، حضرت شاہ ابو المعالی قادری رحمة علیہ، شیخ عبداللہ نیازی رحمة علیہ، نواب مرتضیٰ خان، شیخ فرید، عبدالرحیم خان خانان، عبدالقادر بدایونی، مرزا نظام الدین احمد بخشی، میر سید طیب بلگرامی وہ شخصیات ہیں جن کے ساتھ شیخ عبدالحق کا قلبی و علمی تعلق تھا۔ شیخ عبدالحق نے دعوت وارشاد کا کام خوب کیا آپ کے تحریری ادب میں چند مشہور کتب کے نام یہ ہیں۔ مدارج انبوۃ، اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوۃ، لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح، ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ، جذب القلوب الی دیار المحبوب، تکمیل الایمان، اخبار الاخیار، آداب الصالحین، آداب اللباس، آداب المطالقہ والمناظرہ اور تسلیۃ المصاب لنیل الاجز والثواب وغیرہ۔ سیرت کے بارے میں ان کی مشہور ترین تصنیف مدارج النبوۃ ہے اس نادرہ روزگار تصنیف نے بھی ضرورت کو پورا کیا سبب تصنیف بتاتے ہوئے شیخ رقم طراز ہیں :

---

[1] دہلوی، شیخ عبدالحق، اخبار الاخیار، ص:۲۰۱

Dehlvi,Sheikh Abdulhaq,Akhbar ul Akhyar,,P:201

[2] بدایونی، عبدالقادر، منتخب التواریخ، (مترجم محمود احمد فاروقی) (شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۶۲ء)، ص: ۶۲۴

Badayoni,Abdulqadir,Muntakhab ul Tawareekh(Sheikh Ghulam Ali and sons,Lahore,1962),P:624

چون از فساد زمان انحرافی در مزاج وقت بعضی درویشان مغرو این روزگار راہ یافتہ واز تیرگی آئینہ استعداد و تنگی حوصلہ ادراک پایہ ارفع ومقام اقدس محمدی را۔ نشاختہ و تقصیری در ادای حق اعتقاد نمودہ واز جادہ دین قدیم وصراط مستقیم برافتادہ بودند لازم حق نصیحت درین مسلمانی آن نمود۔ کہ بے خبر آنرا از حقیقت حال آگاہ گرداند غافلا نرا از خواب غفلت بیدار سازد وطالبان را روبراہ آرد وعاشقان را در زوق وشوق آرد۔[1]

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ زمانے کا "فساد" شیخ محدث کے پیش نظر تھا۔ جوگیوں کے اثرات، بھگتی تحریکے پھیلائے ہوئے خیالات مسلمانوں میں معقولات کے فروغ کے باعث بزعم خویش ارباب تحقیق کے اعتراضات اور اسلام کی ہزار سالہ زندگی کے خاتمہ پر سادہ دل لوگوں کے شکوک و شبہات نے جہاں دین قائم کے متعلق لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کردے تھے وہاں نبی پاک ﷺ ذات ستودہ صفات پر ایمان میں بھی خلل پیدا ہو گیا تھا۔ زمانے کے تمام کوائف شیخ محدث نے اپنے سامنے رکھ کر مدارج النبوۃ تصنیف کی۔[2] مدارج النبوۃ مطبع نولکشور سے ۱۸۹۴ء میں چھپی تھی کتاب کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات میں حسن خلقت اور جمال صورت کا بیان ہے اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ کی تشریح ہے حضور ﷺ کی خصوصی آیات اور آپ ﷺ کے معجزات کا ذکر ہے عبادات و عادات کی تفصیل ہے، ثبوت نبوت اور صحت رسالت کی بحث ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی اتباع کیوں ضروری ہے۔

ان تمام تذکروں کے درمیان میں شیخ محدث نے متعلقہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کی بڑے معقول پیرائے میں تشریح کی ہے۔ کتاب کے باقی چار حصے حضور ﷺ کے حالات زندگی سے متعلق ہے۔ ظہور قدسی سے لے کر ایام طفلی، بلوغت، بعثت سے پہلے کے باقی حالات نبوت، مکی زندگی، مدنی زندگی، وصال، ازدواج، اولاد، احفاد وغیرہ تک سب کچھ ضبط تحریر ہے۔[3] کتاب کا تکملہ بھی ہے جو اہل معرفت اور طریقت کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے اس میں حضور ﷺ کے معنوی کمالات اور حقیقت محمدیہ کا ذکر ہے۔ شیخ عبد الحق محدث کا قول ہے کہ ان امور سے تعلق رکھنے والے حقائق کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور افادیت اس بات سے اندازہ

---

[1] دہلوی، شیخ عبد الحق، مدارج النبوۃ (مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، ۱۹۷۷ء)، ۱/۵۱

Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat(Maktaba Noria Rizvia,Sakhar,1977),1/51

[2] بدخشانی، مقبول احمد، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند (پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۷۱ء)، ۱۶۴/۴

Badakhshani,Maqbool Ahmad,Tarikh Adbiat Muslimanan Pakistan o Hind(Punjab University,Lahore,1971),4/164

[3] بدخشانی، مقبول احمد، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، ص: ۱۶۷

Badakhshani,Maqbool Ahmad,Tarikh Adbiat Muslimanan Pakistan o Hind,4/164

لگایا جاسکتا ہے کہ حضور ﷺ سرور کائنات کی سیرت طیبہ کے موضوع پر شیخ محدث نے "مدارج النبوۃ" اس غرض کے لئے تصنیف کی کہ اہل زمانہ مقام و منصب رسالت سے اچھی طرح باخبر ہو جائیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اپنے علمی انداز، جذبات انگیزی اور شگفتہ اسلوب کے لحاظ سے سیرت کی کتابوں میں یہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اہل علم آج تک "مدارج النبوۃ" کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کتاب کو سیرت کے موضوع پر ایک اعلیٰ درجہ کی تصنیف کا مقام اس لئے حاصل ہوا ہے کہ آپ کے سامنے "اکبر بادشاہ" کا پیدا کردہ فساد اعتقادات کا زمانہ بھی تھا۔ آپ اس کا ازالہ چاہتے تھے۔ فساد جتنا سنگین تھا کتاب اتنی ہی بلند ہو گئی۔ اہل ہند کو علم حدیث و سیرت سے روشنا س کرانے میں اس کتاب کو خاص مقام حاصل ہے۔ تعلیمات مقدسہ کے حوالے سے "مدارج النبوۃ" میں حضور ﷺ کے فضائل اور کمالات اثر انگیز پیرائے میں بڑے مستند انداز کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ ایک جملہ بطور اقتباس ذکر کرتے ہیں:

وعاشقانرادرذوق وشوق آرد۔[1]

درجہ بالا جملہ بڑا معنی خیز ہے کہ آغاز سے لے کر انجام تک شیخ محدث دہلوی نے اسناد کے پیش کرنے اور دلائل دینے میں اس بات کو ملحوظ رکھا ہے کہ مدارج النبوۃ کے مطالعہ سے محبت رسول مقبول ﷺ میں اضافہ ہو۔ محبت رسول ﷺ کو اس کتاب کی روح سمجھیں۔ شیخ، نفسیات انسانی اور عقل و ادراک کے تقاضوں کو بخوبی سمجھ کر عالمانہ انداز میں نبی اکرم ﷺ سے محبت کا درس دیتے ہیں کتاب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شیخ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت نہیں تو مرد مومن کی زندگی بیکار ہے اس کا مطلب ہے کہ سب سے پہلے اکبر کے عہد میں صدا بلند ہوئی تھی۔

بصطفیٰ برسان خویش راکہ دین ھمہ اوست
اگر باونر سیدی تمام ابولہبی ست[2]

سیرت کا ایک اہم میدان روحانیت سیرت ہے اس سے مراد بنیادی طور پر تو تزکیہ نفس کے سلسلے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی دی ہوئی ہدایات ہیں۔ یہ ہدایات شریعت، حدیث اور سنت کا حصہ ہیں لیکن سیرت کے باب میں بھی ان کا تذکرہ آتا ہے سیرت کے موضوع سے براہ راست تعلق تزکیہ نفس کے ان اقدامات کا ہے جو حضور ﷺ نے اختیار فرمائے لوگوں کی روحانی پاکیزگی اور تربیت کیلئے کیا کچھ کیا لوگوں کے اخلاق کی تربیت کس

---

[1] دہلوی، مدارج النبوۃ، ۱/۳۴۵

Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,1/51

[2] نظامی، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص: ۳۲۱

Nizami,Hayat Sheikh Abdulhaq,P:321

طرح فرمائی لوگوں کی غلط عادات، غلط رواجات اور غلط رویوں کو کیسے دور فرمایا اس کا مطالعہ روحانیات سیرت کے ضمن میں آتا ہے۔ محدث علی دہلوی نے اپنی سیرت کی کتاب مدراج النبوۃ میں روحانیت پر خاص توجہ دی۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ تمام روحانی پاکیزگیوں کے سرچشمہ ہے آپ ﷺ کی ذات گرامی سے مسلمانوں نے روحانیت کی ہر شمع روشن ہوئی ہے۔ اس وجہ سے محدث علی دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کی دعائیں اور مناجات جو روحانیت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے انہوں نے ان کو اپنی کتاب میں جمع کیا اگرچہ یہ موضوع روحانیت سیرت کا اہم باب شمار کیا جاتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں صحابہ کرامؓ نے بہت ساری دعائیں یاد کیں خود حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ دعائیں یاد کروائیں ایک صحابی کو حضور ﷺ نے ایک دعا یاد کروائی تھی اس میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ "و نبیک الذی ارسلت"۔ جب اگلے دن ان صحابی سے اس دعا کو سنا تو انہوں نے کہا کہ "ورسولک الذی ارسلت" تو آپ ﷺ نے از راہ مذاق صحابی کا کان مروڑا اور کہا کہ کیا میں نے یہی کہا تھا۔ اب صحابی کو اصل الفاظ یاد آئے تو آپ نے "و نبیک الذی ارسلت" فرمایا تھا۔ بعد میں وہ صحابی جب بھی یہ واقعہ بیان کرتے تھے تو کہتے تھے کہ حضور ﷺ نے میرا کان مروڑ کر فرمایا تھا کہ کیا میں نے یہی فرمایا تھا۔ کہ کیا میں یہی ہی کہا تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ جو الفاظ سکھاتے تھے اس کا اہتمام بھی فرماتے تھے صحابہ کرامؓ کو وہ الفاظ بالکل اسی طرح یاد رہیں اور صحابہ ان کو اسی طرح یاد رکھیں۔ دعاؤں کی نقل و روایت بھی دوسری احادیث کی طرح بالمعنی نہیں بالکل بلکہ باالفاظ ہوئی۔ "مدراج النبوۃ" میں محدث علی دہلوی دعاؤں کو باالفاظ ہی لائے ہیں۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے ہاں تشریف لائے تو وہ بخار میں مبتلا تھیں اور بخار کو برا بھلا کہہ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخار کو برا بھلا نہ کہو کہ وہ حکم الٰہی کا تابع ہے لیکن تم چاہتی ہو کہ تمہیں وہ کلمات سکھا دوں تم پڑھو گی اللہ تعالیٰ اسے تم سے دور فرما دے گا۔ انہوں نے کہا مجھے سکھا دیجئے۔

اللھم ارحم جلدی الرقیق و عظمی الدقیق من شدۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللہ العظیم ولا تصدعی الراس ولاتثنی الغم ولا تاکلی اللحم ولا تشربی الدم و تحول عنی الی من تخذمع اللہ الھا اخر۔

حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے کہ ان کلمات کو پڑھا تو میرا بخار جاتا رہا۔ [1]

[1] دہلوی، شیخ عبدالحق، مترجم، معین الدین نعیمی، مدارج النبوۃ (بشیر برادرز، لاہور)، ۲/۱۷
Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,(Basheer Brothers,Lahore),2/17

ذکر معراج مبارک انہوں نے بڑی تفصیل سے اپنی کتاب میں درج کیا ہے کیونکہ کسی نبی یا رسول کو اس کا شرف حاصل نہیں ہے جس مقام علیا تک آپ کی رسائی ہوئی اور جو کچھ دکھایا گیا کوئی ہستی کبھی وہاں تک نہیں پہنچی ہے اور نہ دیکھا ہے فرماتے ہیں۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔[1]

صحابہ، تابعہ تابعین کے مشاہیر علماء اور ان کے بعد محدثین، فقہا اور متکلمین کا مذہب اسی پر ہے کہ وجود اسری و معراج سب کچھ بحالت بیداری اور جسم کے ساتھ ہے بعض اس پر ہیں کہ معراج روح پر تھی۔ اس کی جمع و تطبیق اس طرح کہ ہے کہ واقعہ متعدد مرتبہ ہوا کچھ مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور کچھ مرتبہ مدینہ طیبہ میں اس پر سب متفق ہیں۔ شیخ محدث علی دہلوی معراج روحانی اور جسمانی دونوں کے قائل ہیں۔ معجزات بھی اس کتاب میں گاہے بگاہے ملتے ہیں صحیح بخاری اور دیگر کتابوں میں مذکورہ ہے کہ حضرت عباد بن بشرؓ اور اسید بن حضیرؓ ایک اندھیری اور تاریک رات میں حضور ﷺ کی خدمت سے نکلے اور ان دونوں نے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں راستے میں ان کی ایک لاٹھی روشن ہو گئی یہ اس کی روشنی میں چلتے رہے جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ خود عین نور تھے اور نور آپ ﷺ کے اسماء میں سے بھی ہے۔[2] محدث علی دہلوی نے کتاب میں دعاؤں کی قبولیت کے حوالے سے یوں بیان کیا ہے کہ دعا اگر نبی کریم ﷺ کے توسط سے کی جائے تو وہ قبول ہو جاتی ہے، یہ بھی روحانیت کا ایک پہلو ہے۔ روحانیات سیرت کا اہم عنوان تصوف کے سلسلے ہیں جو چند صحابہؓ کے واسطے رسول ﷺ کی ذات گرامی تک پہنچتے ہیں سلسلہ ھائے تصوف کی انتہا بھی حضور ﷺ کی ذات گرامی تک پہنچتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ایک بڑی ہی لطیف بات فرمائی آپؒ نے فرمایا حضور ﷺ کی جانشینی دو طرح کی ہے ایک ظاہری اور دوسری باطنی یہاں ظاہری جانشینی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور باطنی میں روحانی تربیت، دینی تعلیم، تزکیہ نفس، روحانی پاکیزگی کے معاملات آجاتے ہیں۔ جیسے خطبہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے فرمایا جو حاضر ہیں وہ غائب تک پہنچادیں آپؐ کی اس بات کا صحابہ کرامؓ پر اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے اپنے گھر واپس جانے کی بجائے وہیں سے اشاعت اسلام کے لئے

---

[1] سورۃ بنی اسرائیل ۱:۱۷

Sourat Bani Israil17:1

[2] دہلوی، مترجم معین الدین نعیمی، مدارج النبوۃ، ص: ۲/ ۱۵۹

Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,2/17

اپنی سواریوں کا رخ مختلف علاقوں کی طرف موڑ لیا تاکہ نبی کریم ﷺ کی خواہش پر عمل ہو سکے یہ واقعہ صحابہ کرامؓ کے رسول پاک ﷺ سے روحانی تعلق کا ایک درخشاں پہلو ہے۔

خطبہ دینے اور وصیت فرمانے کے بعد صحابہ کرامؓ سے پوچھا اور فرمایا کل روز قیامت تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا میں نے تمہارے درمیان کس طرح زندگی گزاری تو تم کیا جواب دوگے۔ تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے آپؐ نے خدا کا فرمان واحکام ہمیں پہنچائے اور امت کو خوب عمدہ نصیحت فرمائی اس پر نبی پاک ﷺ نے شہادت کی انگلی اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سر مبارک اٹھا کر کہا "اے خدا تو گواہ ہے، اے خدا تو گواہ ہے" آپؐ کا صحابہؓ کے ساتھ روحانی تعلق تھا جو جابجا محدث علی دہلوی نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے وصال کے دن حق تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ زمین کے میرے حبیب محمد ﷺ کے حضور حاضر ہو۔ خبردار بغیر اجازت کے داخل نہ ہونا اور بغیر اجازت آپ کی روح قبض نہ کرنا۔[1] اس واقعہ سے ہے اخذ ہوتا ہے آپ کی روح صوفیانہ اوج کمال پر تھی کہ عزرائیل علیہ السلام کو بھی حکم خداوندی تھا کہ آپؐ کی اجازت کے بغیر روح قبض نہ کی جائے۔ مدارج النبوۃ میں اس سے زیادہ چیز روایت کی گئی ہے کہ ایک روز حضور ﷺ سیدہ فاطمہ الزہراؓ کے گھر تشریف لے گئے تھے سیدہ فاطمہؓ روٹیاں تنور میں لگا رہی تھیں آگ کی گرمی سے ان کا بدن نازنین گرم ہو گیا اس پر حضور ﷺ نے چاہا کہ چند روٹیاں میں اپنے دست اقدس سے لگاؤں وہ سب کی سب کچی نکلیں حضرت فاطمہؓ حیران ہوئیں آپؐ نے فرمایا جن روٹیوں کو میرے ہاتھ چھو جانے کا شرف حاصل ہو گا اس پر آگ اثر نہیں کرے گی۔[2] آپ ﷺ کی ذات گرامی معجزات کی مثالوں سے بھرپور ہے۔ مندرجہ بالا واقعہ اس سلسلے کی کڑی ہے۔ حتی کہ اہل علم بالخصوص ارباب تصوف اور اساطین روحانیت نے اس بات پر غور کرنا شروع کیا تو انہوں نے حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور معجزات کو تصوف کی اصطلاحات میں بیان کرنا شروع کر دیا۔ شیخ کی فکر اپنے طرز میں منفرد اور جامع مقام رکھتی ہے اس سے ماہرین علوم استفادہ کرتے ہوئے روحانی علمی سرمایہ سے مستفید ہو جاتے ہیں۔

---

[1] دہلوی، مترجم معین الدین نعیمی، مدارج النبوۃ، ۴۹۸/۲

Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,2/17

[2] دہلوی، مترجم معین الدین نعیمی، مدارج النبوۃ، ۱۲۳/۲

Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,2/17

مصادر و مراجع

1.Hasni,Abdulhayy Nuzhat ul khawatir,Haidarabad Dakan,1955

2.Lahori,Mufti Ghulam Sarwar,Hadat ul Aulia,Islamic Book Foundation,Lahore

3.Bhatti,Muhammad Ishaq,Fuqhaye Hind,Idara Saqafat e Islamia,Lahore,1977

4.Nizami,Khaliq Ahmad,Hayat e Sheikh Abdulhaq Muhadas Dehlvi,Nadvat ul Musanifeen,Dehli,1953

5.Dr.Zubaid Ahmad,Arabic Adbiat mein pak o Hind ka Hissa,Idara Saqafat e Islamia,Lahore,1991

6.Dehlvi,Sheikh Abdulhaq,Akhbar ul Akhyar,Maktaba Noria Rizvia,Sakhar

7.Badayoni,Abdulqadir,Muntakhab ul Tawareekh,Sheikh Ghulam Ali and sons,Lahore,1962

8.Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,Maktaba Noria Rizvia,Sakhar,1977

9.Badakhshani,Maqbool Ahmad,Tarikh Adbiat Muslimanan Pakistan o Hind,Punjab University,Lahore,1971

10.Dehlvi,Sheikh Abduhaq,Madarajulnawat,Basheer Brothers,Lahore